مناقبِ مظہری

(حضرت مُفتیِ اعظمِ ہند شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ)

جاوید اقبال مظہری

بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی

اِدارۂ مسعُودیہ کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

Marfat.com

Marfat.com

مناقبِ مظہری

حضرت مُفتیِ اعظمِ ہند شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ

جاوید اقبال مظہری
بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

اِدارۂ مسعودیہ کراچی
اسلامی جمہوریہ پاکستان

Marfat.com

حقوق طباعت بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	مناقبِ مظہری
مؤلف	جاوید اقبال مظہری
اشاعت	اول
کمپوزنگ	جیلانی پرنٹ انٹرپرائزز، 519222
ناشر	ادارہ مسعودیہ
طباعت	۱۴۲۰ھ ۱۹۹۹ء
تعداد	ایک ھزار
ہدیہ	۳۰ روپیہ

ملنے کے پتے

۱- ادارہ مسعودیہ، ۲/۶-۵ای ناظم آباد کراچی-فون ۷۴۷ ۶۶۱۴-۳۷۹۲۱۳

۲- مظہری پبلی کیشنز ۷- سی اسٹیڈیم لین نمبر ۱، فیز ۵- خیابان شمشیر، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کراچی-فون: ۵۸۴۰۷۶۵

۳- مدینہ پبلشنگ کمپنی، ایم-اے جناح روڈ کراچی-فون ۷۶۷۲۶۷۷

۴- مکتبہ رضویہ، آرام باغ کراچی-فون: ۲۱۶۴۶۴

۵- دربار عالیہ مرشد آباد شریف بالمقابل سول اینڈ آڈٹ کالونی کوہاٹ روڈ پشاور شہر-فون: ۲۳۱۱۶۵

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

شیخ بحر و بر پیر روشن ضمیر حضرت قبلہ عالم مفتی اعظم ہند
شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ کی اُن اداؤں کے نام جو
سنّتِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سے مُستنیر اور عشقِ الٰہی
کے جلووں سے منور ہیں

احقر العباد
جاوید اقبال مظہری

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آئینۂ مناقب

نمبر	اسماء مناقب نگار	صفحہ نمبر
۱-	عبداللہ محمد شریف مکی	۱۸
۲-	قاضی محمد حمایت اللہ	۲۱
۳-	مولانا ضیاء القادری بدایونی	۲۳
۴-	مولانا عبدالسلام باندوی	۲۵
۵-	حضرت زیبا ناروی	۲۶
۶-	مولانا محمد احمد قریشی	۲۹
۷-	مولانا محمد احمد قریشی	۳۱
۸-	ظہیر الدین ظہیر	۳۳
۹-	مولانا محمد احمد قریشی	۳۵
۱۰-	شیخ محمد احمد کوثر صدیقی	۳۶
۱۱-	شیخ محمد احمد کوثر صدیقی	۳۹
۱۲-	گلزار مظہری	۴۱
۱۳-	پروفیسر فیاض احمد کاوش	۴۱
۱۴-	پروفیسر فیاض احمد کاوش	۴۲
۱۵-	پروفیسر فیاض احمد کاوش	۴۳
۱۶-	علامہ عبدالحکیم اختر شاہ جہاں پوری	۴۵
۱۷-	مولانا جاوید اقبال مظہری	۴۸

Marfat.com

۱۸- مولانا محمد یوسف سلیمانی ۴۹
۱۹- گلزار مظہری ۵۱

قطعات تاریخ وصال

۲۰- آصف جہاں قمر دہلوی ۵۳
۲۱- جناب ابوالکمال احمد شمسی طہرانی ۵۳
۲۲- مولانا محمد احمد قریشی ۵۴
۲۳- جناب بشیر احمد غازی آبادی ۵۵
۲۴- قیصر نظامی ۵۵
۲۵- الطاف انصاری سلطان پوری ۵۵
۲۶- الطاف انصاری سلطان پوری ۵۶
۲۷- قمر دہلوی ۵۶

مناقب بحضور فرزندان گرامی مفتی اعظم

۲۸- پروفیسر فیاض احمد کاوش ۵۷
۲۹- سید عارف محمود مہجور رضوی ۵۹
۳۰- علامہ بدر القادری (ہالینڈ) ۶۱
۳۱- فاطمہ مسعودی ۶۲
۳۲- علامہ محمد ابراہیم خوشتر صدیقی (سہرا)
نبیرۂ مفتی اعظم صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد ۶۴

قطعات تاریخ وفات

۳۳- شرافت نوشاہی ۶۷
۳۴- فیض الامین ۶۸
۳۵- فیض الامین ۶۹
۳۶- طارق سلطان پوری ۶۹

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقدیم

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے یہ کائنات محض اس لئے بنائی ہے کہ کائنات کا ذرہ ذرہ اس کے حبیب لبیب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرے اور اس کا اظہار ان کی تعریف و توصیف اور اتباع سے کرے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے آیتِ کریمہ درود شریف (احزاب : ۵۶) نازل فرما کر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف کو تا ابد قائم و دائم فرما دیا، درود شریف حق تعالیٰ کا وظیفہ ہے اس کی ذات کو فنا نہیں گویا ورد شریف کو بھی فنا نہیں، جب درود شریف کو فنا نہیں تو محبوب کی تعریف و توصیف کو بھی فنا نہیں بلکہ بقا ہی بقا ہے، لیکن ان کی بقا کی حقیقت صرف اُن کا پروردگار جانتا ہے۔ اس طرح درود شریف کے ذریعے محبوب کی تعریف و توصیف کو ہمیشہ کے لئے جاری و ساری فرما دیا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف حق تعالیٰ کی سنت ہے، اسی سنت کی پیروی میں اہلبیت اطہار، صحابہ کرام، تابعین، حضرات اہل اللہ اور اہلِ علم و دانش نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف بیان فرمائی، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اپنی نعت سماعت فرمائی اور ان کو مسند پر رونق افروز فرمایا۔ تاریخ شاہد ہے کہ بکثرت نعتیں اور نعتیہ قصائد

Marfat.com

بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں مقبول و محمود ہوئے۔ حضرات اہل اللہ جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ حسنہ کا نمونہ ہیں اسی نسبت سے وہ بھی اللہ کے محبوب ہوگئے اور ان کی شان میں بھی منقبتیں پیش کی گئیں۔ درحقیقت حضرات اہل اللہ کی تعریف و توصیف اس عشق و محبت کا صلہ ہے جو ان کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی دامن سے وابستگی سے حاصل ہوا اور انہوں نے اپنی زندگی کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں فنا کردیا یہاں تک کہ معرفتِ الٰہیہ کے رموز اسرار سے آشنا ہوئے، حضرات اہل اللہ کی جناب میں ان کی تعریف و توصیف یعنی منقبتیں پیش کرنے کا سلسلہ جاری ہے، شیخ بحر و بر پیر روشن ضمیر حضرت مفتی اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ شاہی امام مسجد فتح پوری دہلی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں فنا تھے، ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سُنا اور سُنانا ان کی زندگی کا حاصل تھا۔ جامع مسجد فتح پوری دہلی میں جمعۃ المبارک کی محفل میں محفلِ نعت منعقد ہوتی تو حضرت قبلۂ عالم مفتی اعظم علیہ الرحمہ پر عجیب و غریب کیفیت طاری ہو جاتی، بے خودی اور سرمستی کا عالم اس بات کی نشان دہی کرتا ہے کہ اس وقت حضرت مفتی اعظم کے قلبِ اطہر اور مجلس پر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض ابر بہاری کی طرح برستا تھا، جمعۃ المبارک کی محافل کے علاوہ جشنِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بڑے عقیدت

Marfat.com

اور محبت سے منایا جاتا تھا۔ جس کی روح پرور تفصیل حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کے فرزندِ دلبند شیخ طریقت سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ مسعودِ ملت حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب نے اپنی تالیفِ لطیف تذکرہ مظہر مسعود میں بیان فرمائی ہے۔ بلاشبہ عشق و محبت کی یہ دستارِ فضیلت اور اعزاز حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کو جاتا ہے کہ جنہوں نے بحیثیت مجاہد کبیر سرزمینِ دہلی میں جشنِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اہتمام فرمایا، سید محمد حسن صاحب زیدی کے نام منشی محمد صابر حسن خاں صابری فاروقی دہلوی کا مکتوبِ گرامی اس تاریخی حقیقت کی عکاسی کرتا ہے۔ ہم یہاں اس مکتوب کی نقل پیش کر رہے ہیں جو ۲ جولائی ۱۹۴۷ء کو دبدبۂ سکندری، رام پور میں شائع ہوا۔

مکتوب منشی محمد صابر حسن خاں صابری فاروقی دہلوی بنام خواجہ سید محمد حسن صاحب، زیدی مطبوعہ دبدبۂ سکندری، رام پور (بھارت)

۲ جولائی ۱۹۴۷ء

زیدی صاحب

شاید آپ کو معلوم نہ ہو کہ آپ کے مرشد طریقت حضرت الحاج مفتی اعظم دہلی مولانا مظہر اللہ صاحب مجددی شاہی امام جامع مسجد فتح پوری، دہلی نے مجلس عید میلاد النبی اس وقت شروع

Marfat.com

کی جب کہ دہلی میں چاروں طرف توھب اور غیر مقلدیت کے گھٹا ٹوپ بادل چھائے ہوئے تھے اور کوئی صحیح العقیدہ مسلمان ۱۲ ربیع الاول شریف کو یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ یہ کیسا دن ہے اور اس کی کیا اہمیت ہے؟ ---- حضرت ممدوح ہی کی وہ ذات قدسی سید الامجاد صفات ہے جس نے جشنِ عید میلاد سے اہل دھلی کو روشناس کیا اور اہل دہلی نے سمجھا اور جانا کہ دراصل بارہ ربیع الاوّل شریف میں تشریف فرمائے عالم ناسوت ہونے والے سرکار رحمت بار نے ہمیں اسلامی تعلیمات سے سرفراز کیا اور بارگاہ حق تک رسائی کا صحیح راستہ بتایا ہے۔

زیدی صاحب! اس وقت دہلی میں مجالس عید میلاد کے سلسلہ میں ایک سناٹا تھا اور دہلی کا کوئی باشندہ عید میلاد کے معنی بھی اپنے ذہن و فکر میں نہ لاتا تھا۔ حضرت قبلہ مفتی اعظم دہلی ممدوح کی مساعی جمیلہ کا ہی آج یہ اثر ہے کہ جگر ہی نہیں بلکہ دیگر بھی اس نعمتِ عظمیٰ کے اُش نوش کرنے لگے، فرق صرف اتنا ہے ہمارے اسٹیج پر ان محافل مبارک کا نام میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پکارا جاتا ہے اور ان کا اسٹیج ان مجالس کو سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتی ہے۔ ہماری محافلِ مبارک کو وہ شرک وبدعت سے تعبیر کرتے ہیں اور ہم ان کی مجالس کو بھی پسندیدہ نظروں سے دیکھتے ہیں ہماری محافلِ

Marfat.com

مبارکہ کا اختتام مؤدبانہ کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پر ہوتا ہے اور ان کی مجالس پسندیدہ کا اختتام آپ خود ان سے جا کر پوچھے ---- الحاصل آج دہلی میں ۱۱؍ ربیع الاول کو آغاز حضرت قبلہ مفتی اعظم ممدوح دہلی فتح پوری سے کرتے ہیں۔

(دبدبۂ سکندری، ۲ جولائی ۱۹۴۷ء، نمبر ۹ جلد ۸۵، ص ۶، کالم ۱-۲)

ماہِ مبارک ربیع الاول شریف آتا تو حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ پر عجب کیف و سرور طاری ہوتا خاص طور پر جشنِ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر آپ کی کیفیت حضرت امام اعظم ابو حنیفہ قدس سرہ العزیز کے ان جذبات کی عکاس ہوتی تھی :-

''جب سنتا ہوں تو آپ ہی کا ذکر خیر سنتا ہوں اور جب دیکھتا ہوں تو آپ کے سوا اور کچھ نظر نہیں آتا، سوائے کلام حسن و جمال اور کچھ سننے کو دل نہیں چاہتا اور آپ کی پیاری صورت کا تصور ایسا پیشِ نظر ہے کہ جدھر دیکھتا ہوں آپ ہی نظر آتے ہیں''۔

(قصیدۂ امام اعظم ص: ۱۰۱)

حضرت مولانا شاہ ابو الحسن زید فاروقی مجددی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے وہ جبریل کو بلا کر کہتا ہے ''مجھ کو فلاں بندے سے محبت ہے تم اسے محبت کرو'' چنانچہ جبریل کو اس سے محبت ہوتی ہے اور پھر وہ آسمان میں منادی کرتے

Marfat.com

ہیں کہ ''اللہ کو فلانے سے محبت ہے تم سب اس سے محبت کرو'' چنانچہ آسمان والے اس سے محبت کرتے ہیں---- پھر زمین میں اس کے لئے مقبولیت رکھ دی جاتی ہے یعنی زمین پر رہنے والوں کے دلوں میں اس کی محبت پیدا ہو جاتی ہے خود دل اُس کی طرف مائل ہوتے ہیں۔

(مقدمہ القول الجلی فی ذکر آثار الولی مطبوعہ لاہور ۱۹۹۱ء، صفحہ ۸۹-۹۰)

اللہ سبحانہ' و تعالیٰ نے حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل الفت و محبت کا پورا پورا صلہ عطا فرمایا یہاں تک کہ اپنی مخلوق کو حضرت مفتی اعظم کا محبوب اور گرویدہ بنادیا، یہی وجہ ہے کہ بارگاہِ مظہریہ میں منقبتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا، بارگاہِ مظہریہ میں عربی، فارسی اور اردو میں منقبتیں پیش کی گئیں، جبکہ شمسی طیرانی صاحب نے فارسی میں بکثرت منقبتیں کہی ہیں۔ منقبتوں کا یہ سلسلہ حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کی حیات طیبہ اور وصال کے بعد بھی جاری ہے۔ گزشتہ ماہ ستمبر ۱۹۹۸ء میں حضرت مسعود ملت نے لاہور اور پنجاب کے دوسرے شہروں کا دورہ فرمایا، لاہور کے زمانۂ قیام کے دوران ایک مجلس میں ایک اہلِ محبت نے بارگاہِ مظہریہ میں منقبت پیش کی، بارگاہِ مظہریہ میں اب تک جو منقبتیں پیش کی گئیں ہیں اُن میں حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کی امامت، خطابت، فقاہت، اخلاق حسنہ، مریدین پر نظر

Marfat.com

کرم، روحانی مدارج اور اللہ اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق و محبت کا ذکر کیا گیا ہے، انہی مناقب کی روشنی میں حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کے حالاتِ زندگی پیش کیے جا رہے ہیں۔

حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کا سراپائے ناز بیان کرتے ہوئے شیخ محمد کوثر فرماتے ہیں:-

قطبِ دوراں تھے مظہر اللہ شاہ
نورِ ایمان تھے مظہر اللہ شاہ
نور ہی نور اُن میں تھا کوثر
روئے خنداں تھے مظہر اللہ شاہ

حضرت مفتی اعظمِ ہند مناقب کی روشنی میں

۱۔ طریقت میں حضرت مفتی اعظم الرحمہ قطبِ عالم حضرت سید صادق علی شاہ علیہ الرحمہ سے ۱۳۱۶ھ / ۱۸۹۸ء میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت ہوئے جبکہ آپ کے جد امجد حضرت فقیہہ الہند شاہ محمد مسعود محدث دہلوی علیہ الرحمہ کے خلیفہ اجل حضرت شاہ محمد رکن الدین الوری علیہ الرحمہ سے ہر چہار سلاسل میں اجازت و خلافت حاصل فرمائی ہے، ایک شاعر آپ کی نسبتِ نقشبندیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

Marfat.com

نہیں ثانی کوئی اس وقت ہند و پاک دونوں میں
ہو جانِ نقشبندی اور نشانِ اولیاء تم ہو

۲۔ حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ شریعت کے روشن چراغ طریقت کے آفتاب اور حقیقت کے ماہتاب تھے چنانچہ ایک شاعر فرماتے ہیں :-

ہزاروں سال بھی سیماب سے موتی نہ نکلے گا
شریعت کے طریقت کو وہ دُرِ بے بہا تم ہو

۳۔ حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ نے تقریباً ستر سال امامت و خطابت اور رشد و ہدایت کے فرائض انجام دیئے اور بڑی سے بڑی آزمائش میں اُن کے پائے استقلال میں جنبش نہیں آئی اور آپ کوہِ استقامت بنے رہے یہاں تک کہ جب دہلی کے مسلمانوں پر کھٹن وقت آیا آزمائش کی اس گھڑی میں آپ نے اللہ کے گھر کو نہ چھوڑا چنانچہ ایک شاعر فرماتے ہیں :-

خدا نے زندگی کے امتحان میں فتح پوری دی
فتح پوری بھی شاید ہے امامِ باصفا تم ہو

۴۔ حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ قطبِ عالم حضرت سید امام علی شاہ علیہ الرحمہ کے خلیفۂ اجل فقیہہ الہند حضرت شاہ محمد

Marfat.com

مسعود محدث دہلوی کے نامور پوتے تھے، آپ نے جامع مسجد فتح پوری میں مسندِ مسعودیہ پہ رونق افروز ہو کر تقریباً ساٹھ سال فتویٰ نویسی کے فرائض انجام دیئے، آپ نہ صرف ایک عارفِ کامل تھے بلکہ بے مثال عالم اور باکمال مفتی تھے، آپ نے ایک لاکھ کے قریب فتوے جاری فرمائے جو اعلیٰ عدالتوں کے علاوہ انگریزوں کی عدالتوں میں بھی تسلیم کئے جاتے تھے، حضرت مفتی اعظم نے دو لاکھ سے زائد مکاتیب تحریر فرما کر لاکھوں تشنگانِ معرفت کو علم و عرفان سے سرفراز فرمایا اس کے علاوہ حضرت مفتی اعظم کو جن علوم و فنون میں مہارتِ تامہ حاصل تھی اُن میں تفسیر، اصولِ تفسیر، فقہ، اصول فقہ، فلسفہ، ریاضی، ادب، علمِ توقیت، علم الفرائض، صرف و نحو اور خطاطی شامل ہیں۔ آپ کے علمی، فقہی اور باطنی مدارج کا ذکر کرتے ہوئے مولانا ضیاء القادری بدایونی فرماتے ہیں۔

عالم و فاضل فقیہہ و مقتدائے عارفاں
شیخ دوراں مظہر اللہ مفتی ہندوستاں

۵۔ حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ خلق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ تھے، آپ کی سیرتِ طیبہ کا جوہر عظیم اخلاص تھا، مولانا محمد احمد قریشی اپنے پیر و مرشد کی سیرتِ طیبہ اور علوِ درجات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

Marfat.com

بیان کیا کیا کروں تعریف اپنے پیرو مرشد کی
یہ اعلیٰ ہیں، یہ بالا ہیں، یہ ارفع ہیں، یہ اولیٰ ہیں

۶۔ حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ اپنے پیرو مرشد حضرت سید صادق علی شاہ علیہ الرحمہ کے مقصود و مطلوب اور مرید صادق تھے، حضرت مفتی اعظم فنافی الرسول اور فنا فی اللہ تھے، زیارتِ حرمین شریفین کے موقع پر عشقِ الٰہی اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلبہ ہوا کر اولاد کے نام بھی آپ کے فکر و خیال سے محو ہو گئے۔

بہت سے شعراء نے اللہ اور اس کے محبوب کے ساتھ حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کی وار فتگی کا ذکر فرمایا ہے۔
مولانا ضیاء القادری بدایونی فرماتے ہیں :۔

ہیں خدا و مصطفیٰ کے عشق میں سرشار آپ
صاف نورِ معرفت ہے آپ کے رخ سے عیاں

مولانا محمد احمد قریشی فرماتے ہیں :۔
میری آنکھوں سے دیکھے کوئی جلوے حسنِ مظہر کے
محمد مظہر اللہ مظہرِ انوارِ طیبہ ہیں

Marfat.com

شیخ محمد کوثر فرماتے ہیں :-

بہارِ گلشنِ احمد محمد مظہر اللہ ہیں
خدا کی رحمت بے حد محمد مظہر اللہ ہیں

حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کی ذاتِ گرامی پر عشق، مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم محیط تھا، آپ بلا شبہ محمد مظہر اللہ تھے، جو مظہر صفاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے متصف ہو کر مظہر صفاتِ الٰہیہ (مظہر اللہ) ہوئے۔

۷- حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ نے ۱۴' شعبان المعظم بروز پیر ۱۳۸۶ھ مطابق ۲۸' نومبر ۱۹۶۶ء میں دہلی میں وصال فرمایا، شعبان حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک مہینہ ہے، ۱۴' شعبان المعظم کی شام حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کا وصال حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے خصوصی تعلق کو ظاہر کرتا ہے۔ بلا شبہ یہ نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گری ہے کہ جس کی ضو میں حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ گم ہیں۔

حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کے وصال پر پاک و ہند کے مختلف شعراء نے خراج تحسین پیش کیا ہے اور قطعات تحریر فرمائے، ایک شاعر فرماتے ہیں :-

Marfat.com

گزاری عمر اپنی تم نے ساری فتح پوری میں
بنی تربت بھی بالآخر تمہاری فتح پوری میں
ملے وہ چودہ شعبان المعظم پیر کو حق سے
محمد مظہر اللہ جان ہماری فتح پوری میں

جامع مسجد فتح پوری دہلی کے صحن میں حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کی مرقدِ انور کو مدینہ منورہ کی لطیف فضاؤں اور خوشبوؤں سے خاص نسبت ہے، ایک شاعر اس طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

اے سرزمینِ فتح پوری جاگا تیرا نصیب
ہیں عطر بیز تجھ میں بدر الدجی کے پھول

جو گل کھلے مدینہ میں خوشبو ہے ہند میں
ہیں مرقدِ مظہر پہ چڑھے والضحی کے پھول

مولا تعالیٰ اپنے حبیب لبیب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اور طفیل احقر کی اس کوشش کو قبول فرمائے۔ آمین ثم آمین!

بجاہ سید المرسلین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

۱۳ رجب المرجب ۱۴۱۹ھ
مطابق
۲ نومبر ۱۹۹۸ء

احقر العباد
جاوید اقبال مظہری
نقشبندی مجددی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ

فی مدح مولانا مفتی الحاج امام صاحب مسجد فتح پوری ادام اللہ فیوضہم

الا قولی لنا لمّا سقینَا — کوؤس العشق دہرامشہرینا
وتنہافی ریاض الحسن عمراً — وکنا للجمال مسخرینَا
ودمنایا ملیحۃ فی غَرام — وکان الوقت صاف تنشدینا
انمافی الحب دہراًفی ہدوءٍ — بغرف العودتشجی السّامعینا
من الوجنات وردًا قد شممنا — قطفنا جلنا رالیاسمینا
فمنّی بالوصَال علی حتی — یتمرالانس حقًا واطربینا
بلحن من رخیم الصّوت یدعو — جمیع الناس سکری مذعنینا
وقومی فی الانام وقد عراہم — من الصہباء سکرو ارقصینا
فرقص الناعسات ہوالندامی — ولحن الشعرزادا لہا ثمینًا
عزام بین تقبیل و ضمر — وجاز الوصل بین الحاضرینا
وقطف الوردمن خدا لعذاری — حیاۃ القلب عندالفاصدینا
ورشف الخمر من ثغر الغوافی — مدام الروح شان العازمینا
وشکر من رحیق الثغررشقاً — وہزالحضر قصُد الطالبینَا
کذااہل الہوی یرووا ہَدُیثا — نعیم العمر بخوی العاشقینا
ولکن الانام لّہم شئون — وفی الاذواق شتی سائرینا
فاہل العلم موردہم جمیعًا — امام القوم خیر السّالکینا

Marfat.com

امام كامل يدعى بحق — محمد مظهر اللّٰه الامينا
امام المسجد المشهور قدما — فتح پوری مقام الذاكرينا
وريث منصبًا يدعوه شاهی — من الآباء حقًا مستبينا
نحق اللّٰه يدعو باعتصام — وارشاد الحب الصالحينا
ادمه يا الٰهی فی سرور — بحرمة خير خلقك اجمعينا
مع الأنجال يا ربی فصنه — وللاسلام دومًا مخلصينا
وباالاقتطاب يا ربی رجونا — تقبل من شريف المارجينا

بقلم الضعيف عبداللّٰه محمد شريف المكّی، مؤرخ الهند العربی ١٣٥٨ھ / ١٩٣٩ء

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ

مُحَمَّدٌ خَاتَمُ لِلرُّسُلِ كُلِّهِمِ — مُحَمَّدٌ قَائِمٌ لِلّٰهِ ذُو هِمَمِ

تَمَّتِ الْقَصِيدَةُ الشَّرِيفَةُ الْمُحَمَّدِيَّةُ لِلْإِمَامِ الْبُوصِيرِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى

أَجْمَعِينَ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ

Marfat.com

منقبت

مدح حضرت مولانا مفتی اعظم الحاج محمد مظہر اللہ دامت برکاتہم العالی

مظہر شان حضرت داور مایۂ ناز دین پیغمبر
سرت افراشتہ بہ نُہ فلک اہل سر پیش تو خمیدہ بسر
سینۂ تو خزینۂ صدر راز یعنی صدرت مصادر المصدر
دستہا زیردست تو معمور دست تو بُد زِ ساقی کوثر
زہے تقدیر ساکنان پاک یافت از ہند بے بہا جوہر
اسم والائے جوہر موصوف مظہر اللہ بہ تسمیہ اظہر
پانہا دہ بخاک خطۂ پاک خطۂ پاک شد زہا اطہر
مقدمت شد چو کہکشاں تاباں
مطلعت شد چو مطلع خاور
اے کہ از ہر زروئے شمس وقمر دے کہ خاکت بمشتری ہمسر
مقلب کرد جنبش نظرت بخت واژوں بقسمت یاور
حضرت الحاج مفتی محمود نقشبندی و قادری ز الور
واعظ و عالم اجل درعہد عارف، دراہِ معرفت رہبر
سوئے ہندوستان بصد اصرار چاردہ سال پس نمود سفر

Marfat.com

تحفہ آورد بہر تشنہ لباں　　لِلّٰہ الحمد حضرت مظہر
ظل دائم بماند بر سر ما　　منت بے بدل نہادہ بسر

مطلع　با　زیبا　و　ردم
چوں من الشّمس روشن و اظہر

اندریں دور کیست طالع ور　　مثل خدّام اہل ایں کشور؟
شد مقدر زیارت حضرت　　صد ہزاراں سپاس از داور
اے کہ فرخندہ پے سلیماں بخت　　وے خجستہ قدوم و فرخ فر
پیش تو ہمہ کنند زانوئے خویش　　عالماں عارفاں سخن گستر
التفات تو نردبان عروج　　نفست ہمچو ابن مریم اثر
ما غریبان دور افتادہ　　عرضۂ داریم بہر قرب نظر
ہمہ ارکان انجمن تبلیغ　　ارمغاں آورند قلب و جگر
خاصا حضرت بدایونی　　صرف تبلیغ ہست شام و سحر
بر سر ما بماند پرتو تو　　تابہ ادوار دور شمس و قمر

پیشکش خادم حمایت ساخت
ایں گریوارہ تبار نظر

پیش کردہ
قاضی محمد حمایت اللہ، پرنسپل دانش کدہ، کراچی، ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۶ء

Marfat.com

منقبت

در مدح حضرت الحاج مفتی اعظم محمد مظہر اللہ شاہ
خطیب شاہی مسجد فتح پوری، دہلی

عالم و فاضل ، فقیہہ و مقدائے عارفاں
شیخ دوراں مظہر اللہ ، مفتی ہندوستاں

اے خوشا قسمت کہ پاکستان میں ہیں آئے ہوئے
مستمندان زیارت سب کے سب ہیں شادماں

آپ اصحاب سلف کی ہیں مقدس یادگار
کائنات اتقا کے ہیں آپ روح رواں

ہیں امام اہل سنت ارض پاک و ہند میں
علم و فضل وزہد میں ہیں آپ مشہور جہاں

گو خطیب باصفا مسجد فتح میں ہیں
ایشیا میں آپ کی عزت مگر ہے بے کراں

Marfat.com

ہیں خدا و مصطفیٰ کے عشق میں سرشار آپ
صاف نور معرفت ہے آپ کے رخ سے عیاں

آپ کے ہیں معترف سب عالمانِ ارض پاک
آپ کی تقدیس کے قائل ہیں سب پیر و جواں

قدر جوہر شاہ داند یا بداند جوہری
آپ وہ جوہر ہیں جس کے اہلِ حق ہیں قدرداں

آپ کا آنا مبارک مجلس احباب کو
ہے ملاقات آپ کی وجہ سکون دوستاں

روز افزوں اتقا ہو آپ کا مخلوق میں
آپ عمر خضر پائیں آپ عیش جاوداں

آپ کا سایہ رہے قائم جہانِ زہد میں
آپ ہیں صدر شریعت آپ میر کارواں

ہے ضیاؔء دیرینہ واقف مظہر اللہ شاہ سے
حضرت ممدوح ہیں دیرینہ میرے مہرباں

پیش کردہ مولانا ضیاء القادری بدایونی متخلص بہ ضیاؔء، ۱۶ اکتوبر ۱۹۶۱ء، کراچی۔

Marfat.com

منقبت

در مدح حضرت الحاج مفتی اعظم محمد مظہر اللہ شاہ
خطیب شاہی مسجد فتح پوری دہلی مد ظلہٗ العالی

کراچی میں ہوئی آمد ہے ایک شیخ طریقت کی
مسرت خیز ہے جس سے فضا اہلِ شریعت کی

وہ عالم جن کے فضل کی ہے دھوم ہر جانب
بنی مرکز ہے دہلی آپ کے علم وفضیلت کی

جناب مظہر اللہ مفتی اعظم فتح پوری !
فتح پوری ہوئی جن سے ہمیشہ اہلِ سنت کی

ہمیشہ سربکف تبلیغِ سنت میں رہتے ہیں
ہے شہرت چار جانب آپ کے رشد و ہدایت کی

تمامی عالموں نے انجمنِ تبلیغ کے مل کر
برائے خیر مقدم حامدیؔ منزل ہے دعوت کی

Marfat.com

کھلا اہلاً و سہلاً مرحبا کا شور محفل میں
ہر اک عالم ہر اک شیخ طریقت جس نے شرکت کی

سلام قادری تنہا نہیں اک مدح خواں ان کا
ہے قائل ساری دنیا، معترف ان کی عظمت کی

پیش کردہ مولانا عبدالسلام باندوی مرحوم متخلص بہ سلامؔ، ۱۶ اکتوبر ۱۹۶۱ء، کراچی۔

Marfat.com

نذر عقیدت

اثر فکر مسیح الکلام حضرت زیبا ناروی مد ظلہٗ
بسلسلہ تشریف آوری
حضرت امیر شریعت، پیر طریقت، کامل الاتقیا، امام اہلِ سنت والجماعت
آقائی و مولائی حضرت محمد مظہر اللہ شاہ صاحب نقشبندی مجددی چشتی قادری
دام فیوضہم الجاری خطیب مسجد جامع ---- فتح پور دہلی

نوشا وقتے، بہاریں لے کر وقت خوشگوار آیا
خوشا روزے کہ روز کامگار و سازگار آیا

عجب ہے کوچۂ حسرت کے سنگ و خشت کا جلوا
نظر آیا نظر کو آفتابِ چشت کا جلوا

نگاہِ آرزو پر قادری تنویر چھائی ہے
جدھر دیکھو بہار نقشبندی رنگ لائی ہے

خدا شاہد، نہ پوچھو دیدۂ ارمان نے کیا دیکھا ؟
جبینِ دل ہے یا ہے آئینہ حسن مجدد کا

Marfat.com

مقدر سے زیارت ہو گئی ہے ایسے پیکر کی
کہ جس کی ہر نظر اک موج دیکھی حوضِ کوثر کی

تجلّی جس کی حسنِ اتقا میں ہر طرح کامل
تصرف جس کے اہلِ ذوق کی امید کا حاصل

شریعت کا جو حاصل ہے، طریقت میں جو کامل ہے
رسول اللہ کی سچی محبت جس کی منزل ہے

جو پیرو اپنے مرشد کا جو پیروں میں بہت بہتر
جو ہر دم مہرباں ہر طور سے اپنے مریدوں پر

وہ ذاتِ پاک پاکستان میں تشریف لے آئی
مرے غربت کدہ نے بھی مقدر سے ضیاء پائی

یہ لطف و مہربانی یہ توجہ ہم غلاموں پر
یہ پیہم خوش گمانی یہ توجہ ہم غلاموں پر

زہے مسعود قسمت، آج لمحے کیا سعید آئے
محمد مظہر اللہ شاہ تشریف اس طرح لائے

Marfat.com

تمنا دید کی نکلی، کہ اب حاصل حضوری ہے
خدا رکھے جدھر دیکھو فضا نوری ہی نوری ہے

عمرؔ یہ آج کا دن کیا ہے، روز عید ہے مجھ کو
بہ صورت نگاہ خاص کی امید ہے مجھ کو

پیش کردہ عاجز و ناچیز محمد عمر قریشی مظہری نقشبندی، لاہور، ۱۹۶۱ء

Marfat.com

منقبت

در شان والا صفات، قطب الاقطاب، بحر اسرار الٰہیہ، دلیل عرفاء و محققین، ختم علماء راسخین، شیخ الاسلام والمسلمین، حضرت مفتی اعظم، مولانا الحاج الحافظ محمد مظہر اللہ شاہ صاحب، مجددی، چشتی القادری دہلوی، دامت برکاتہم العالی

محمد مظہر اللہ میرے ماویٰ میرے ملجا ہیں
محمد مظہر اللہ میرے آقا میرے مولیٰ ہیں

میرے ہاتھوں میں دامن ہے محمد مظہر اللہ کا
محمد مظہر اللہ میرے آقا میرے مولیٰ ہیں

حضور قلب سے کہہ کر سکون پاتا ہوں
محمد مظہر اللہ میرے آقا میرے مولیٰ ہیں

الٰہی وقتِ آخر ہو مرے ورد زبان و جاں
محمد مظہر اللہ میرے آقا میرے مولیٰ ہیں

Marfat.com

فرشتے قبر میں کہہ کر اٹھائیں مظہری مجھ کو
محمد مظہر اللہ میرے آقا میرے مولیٰ ہیں

کہوں گا حشر میں بھی فخر سے پیش خدا ہو کر
محمد مظہر اللہ میرے آقا میرے مولیٰ ہیں

خدا شاہد ہے مجھ کو ناز ہے یوں اپنی قسمت پر
محمد مظہر اللہ میرے آقا میرے مولیٰ ہیں

رہے ہر دم یہی لب پر محمد احمدِ مضطر
محمد مظہر اللہ میرے آقا میرے مولیٰ ہیں

عرض نیاز کمترین بندگان دربار مظہری محمد احمد قریشی دہلوی، لاہور ۱۹۶۱ء

Marfat.com

ہو الظاہر

۷۸۶

در منقبت قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین، حجۃ الکاملین، سند الواصلین، مظہر العلوم الخفی والجلی، مرشدی و مولائی اعلیٰ حضرت، مفتی اعظم، مولانا الحاج الحافظ محمد مظہر اللہ صاحب نقشبندی مجددی، چشتی القادری دہلوی، دامت برکاتہم العالیٰ

محمد مظہر اللہ ہیں محمد مظہر اللہ ہیں
میرے پیشِ نظر ہر دم محمد مظہر اللہ ہیں

مری آنکھوں سے دیکھے کوئی جلوے حسن مظہر کے
محمد مظہر اللہ ، مظہر انوار طیبہ ہیں

ملی جن کی بدولت ، دولتِ حُبِّ نبی مجھ کو
وہ میرے قبلۂ دیں، کعبۂ جاں مظہر اللہ ہیں

یہ ہادی ، رہبر عالم ، امام و مفتیِ اعظم
بہ اوصاف حمیدہ پیر کامل سب میں یکتا ہیں

Marfat.com

بیان کیا کیا کروں تعریف اپنے پیر و مرشد کی
یہ اعلیٰ ہیں، یہ بالا ہیں، یہ ارفع ہیں یہ اولیٰ ہیں

مجھے یہ فخر حاصل ہے، میں اس پر ناز کرتا ہوں
کہ میرے سر پہ بھی سایہ فلکن سرکار والا ہیں

بحمد للہ کہ فیض شیخ سے پُر میرا دامن ہے
بحمد للہ کہ شیخ من ظہیر دین و دنیا ہیں

محمد احمد احقر گدائے کوچۂ مظہر
مبارک ہو ترے حامی محمد مظہر اللہ ہیں

نذر عقیدت غلام غلامانِ دربار مظہری محمد احمد قریشی دہلوی، لاہور، ۱۹۶۱ء

Marfat.com

منقبت

یا محمد مظہر اللہ مظہرِ سلطانِ دیں
نائبِ ختمِ رسالت مرحبا صد آفریں

حاملِ فیوض و برکاتِ امام المرسلیں
صاحبِ لطف و عطائے رحمتُ اللعالمیں

واقفِ سرِّ خفی و پیشوائے سالکیں
مُقتدائے اولیاء و صدرِ بزمِ عارفیں

عالم و مُفتی مجدّد صاحبِ تجدید دیں
رہبرِ ما ناقصان و رہنمائے کاملیں

رونق اَفروزِ جہاں و ساکن خلدِ بریں
بادشاہِ کِشورِ جود و سخا صد آفریں

راحتِ قلبِ حزیں و مونِسِ دُنیا و دیں
حضرتِ شاہِ محمد مظہر اللہ بالیقیں

Marfat.com

بر منِ مسکیں محمد احمدِ خاکِ درت
یک نگاہِ لطف گاہِ کُن در طُفیلِ ہم نشیں

دامنِ واکردہ پیشِ صاحبِ فیض شما
آرزو مندِ ظہیر صاحبِ تصنیفِ ایں

یہ منقبت حضرت کے پہلے عرس پر جو کہ حاجی صاحب کے مکان
واقع انار کلی لاہور میں منعقد ہوا تھا پڑھی گئی۔
احقر ظہیر الدین ظہیر دہلوی طالب دعائے بہتریٔ عاقبت

Marfat.com

ھوالظاہر

سلام نیاز

بحضور سرکارِ عالی مرتبت، یگانۂ حضرت صمدیت، امام اہلِ سنت،
مظہر العلوم الجلی والخفی مرشدی، مولائی، وملجائی، مفتی اعظم الحاج
الحافظ مفتی محمد مظہر اللہ شاہ صاحب مد ظلہٗ العالی

السلام اے بادشاہ ما السلام — السلام اے عز و جاہ ما السلام
السلام اے راحت ما السلام — السلام اے عزت ما السلام
السلام اے قبلۂ ما السلام — السلام اے کعبۂ ما السلام
السلام اے دیں وایماں السلام — السلام اے جانئ جاں السلام
السلام اے نائبِ ختمِ رُسل — السلام اے نائبِ مختارِ کُل
السلام اے ہادئ دنیا و دیں — السلام اے رہنمائے بہتریں
السلام اے صاحب روشن جبیں — السلام اے صاحب روئے حسیں
السلام اے صاحبِ خلق عظیم — السلام اے صاحب عقل سلیم
السلام اے حضرت مسند نشیں — السلام اے صورت مہر مبیں
ماغریب و بے کساں رابس توئی — یا محمد مظہر اللہ شاہ ولی

اک نگاہ لطف از بہر خدا
بر سگ دربار عالی ، خاک پا

نذر عقیدت غلامِ غلامانِ دربار مظہری محمد احمد قریشی دہلوی، لاہور

Marfat.com

منقبت

درمدح اعلیٰ حضرت شیخ طریقت مفتی اعظم محمد مظہر اللہ شاہ قدس سرہ العزیز، خطیب شاہی مسجد جامع فتح پوری، دہلی۔

بہار گلشن احمد محمد مظہر اللہ ہیں
خدا کی رحمت بے حد محمد مظہر اللہ ہیں

عطائے رب اکبر اور شمع نور ایمانی
حبیب ذات احمد ہے حبیب ذات لاثانی

نگاہیں فیض کا چشمہ، رخِ انور ہے نورانی
ضیائے نور ایماں سے مزین جن کی پیشانی

حقیقت میں شریعت کے سراپا پیکر صادق
خدا کے دین کے مفتی، ہمارے رہبر و حاذق

انہیں حاصل ہوئی صدیق اکبر کی وراثت بھی
علی شیر خدا کی مل گئی ان کو خلافت بھی

Marfat.com

ہوئے مرد مسلماں دینِ حق سے جس گھڑی غافل
تو دہلی میں خدا نے کر دیا پیدا ولی کامل

نگاہِ فیض سے پتھر کو پارس کر دیا جس نے
برے انساں کو بھی بہتر سے بہتر کر دیا جس نے

لٹائی مٹھیاں بھر بھر کے جس نے رحمت باری
محمد مصطفٰی کے خُلق کا چشمہ کیا جاری

مرادیں ان کو دیدیں جو مرادوں کے ہوئے طالب
جمالِ نورِ ایماں سے کئے روشن سبھی قالب

شعائیں دینِ حق کی اور پھیلادیں زمانے میں
چراغِ حق جلا دیا دل کے ہر اک آشیانے میں

سبق دنیا کو بخشا ہے شریعت اور طریقت کا
سرِ منبر ہمیشہ وعظ فرمایا حقیقت کا

ریاضِ نقشبندی میں لگائے ایسے پودے بھی
معطر ہو گئے جس کی ادا سے گل بھی پودے بھی

Marfat.com

بجھائی تشنگی علم صداقت کے پیاسوں کی
طبیعت کیفیت افروز کردی ہے اداسوں کی

رسائی آپ کی ہے ہر گھڑی دربار اقدس میں
مقامِ خاص حق نے دیدیا گل زار اقدس میں

میسر ہوگیا جن کو جہاں میں دامن مظہرؔ
انہیں جنت دلائیں گے یقیناً شافع محشر

درِ مظہرؔ پہ روتا جو گیا واپس ہوا ہنستا
بنا وہ مرد مومن اور گناہوں سے کری توبہ

نگاہِ دل سے دیکھو تو ابھی جلوہ نظر آئے
تبسم خیز حضرت کا ابھی چہرہ نظر آئے

فلک پر جس طرح ستارے نور ساماں ہیں
پرستار نبی ایسے ہی کوثرؔ طور ساماں ہیں

پیش کردہ شیخ محمد احمد کوثرؔ صدیقی، لاہور

Marfat.com

منقبت

در مدح حضرت امام اہلِ سنت، مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، امام شاہی مسجد جامع فتح پوری، دہلی

قطب دوراں تھے مظہر اللہ شاہ — نور ایماں تھے مظہر اللہ شاہ
دین کا ذکر ہر گھڑی لب پر — دین کی جاں تھے مظہر اللہ شاہ
گل شریعت کے جس میں کھلتے تھے — وہ گلستاں تھے مظہر اللہ شاہ
رہبر ملت و طریقت تھے — درسِ ایماں تھے مظہر اللہ شاہ
رونق بزم زیست تھی ان سے — شمع فیضاں تھے مظہر اللہ شاہ
جن کے سینوں میں درد احمد تھا — ان کے درماں تھے مظہر اللہ شاہ
مفتی دین احمد مرسل — حق کے فرماں تھے مظہر اللہ شاہ
جن کو قربت ملی، ہوئے کامل — فیض عرفاں تھے مظہر اللہ شاہ

نور ہی نور ان میں تھا کوثرؔ
روئے خنداں تھے مظہر اللہ شاہ

پیش کردہ شیخ محمد احمد کوثرؔ صدیقی، لاہور

Marfat.com

منقبت

ہمارے حامی و رہبر ہمارے پیشوا تم ہو
محمد مظہر اللہ کیا بتائیں تم تو کیا تم ہو

ہزاروں سال بھی سیماب سے موتی نہ نکلے گا
شریعت کے طریقت کے وہ دُرِّ بے بہا تم ہو

نہیں ثانی کوئی اس وقت ہند و پاک دونوں میں
ہو جانِ نقشبندی اور نشانِ اولیاء تم ہو

تمہارے در سے یا مرشد ہزاروں فیض پاتے ہیں
جسے کہتے ہیں چشم فیض کا وہ باخدا تم ہو

خدا نے زندگی کے امتحان میں فتح پوری دی
فتح پوری بھی شاہد ہے امام باصفا تم ہو

امامِ با علی مشکل کُشا مسعود و صادق کیا
حُسین و شاہ رکن الدین سب کے دلربا تم ہو

Marfat.com

تم ہی اُن سے ملاؤ گے ملائیں گے جو مولیٰ سے
اگر سچ پوچھتے ہو تو ہمارے رہنما تم ہو

یہ خادم ہے تمہارا شاہ محمد مظہر اللہ اب
تم ہی گلزار کے آقا ہو دل کا مدعا تم ہو

۱۹ ۴۴۴

پیش کردہ گلزار مظہری

منقبت

شمعِ کون و مکاں کی آمد ہے — مظہرِ کن فکاں کی آمد ہے
قبلۂ عارفاں کی آمد ہے — کعبۂ زاہداں کی آمد ہے
بے کساں کے لئے چارہ سازی کو — طاقتِ ناتواں کی آمد ہے
پھر طریقت کا باغ مہکے گا — ابرِ گوہر فشاں کی آمد ہے
فیض مسعود کیوں نہ جاری ہو — سیلِ ابرِ رواں کی آمد ہے
کیوں نہ مسرور روحِ کاوش ہو — راحتِ دلبراں کی آمد ہے

پروفیسر فیاض احمد خاں کاوش

Marfat.com

منقبت

در مدح مفتی اعظم ہند حضرت شاہ محمد مظہر اللہ شاہ قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز

علم کی جان فقیہہ اعظم شرع کی شان فقیہہ اعظم
شرع کے عین مطابق ٹھہرے تیرے فرمان فقیہہ اعظم
فخر کرتے ہیں تری باتوں پر علم و عرفان فقیہہ اعظم
ہیں نپے تلے حد درجے تیرے اعلان فقیہہ اعظم
تیرے فتوؤں سے ہوئے ہیں تازہ سب کے ایمان فقیہہ اعظم
ایک سے ایک گہر ہے یکتا علم کی کان فقیہہ اعظم
یاد آتی ہے فقاہت تیری آج ہر آن فقیہہ اعظم
وصل حق کی یہ مقدس تاریخ چودہ شعبان فقیہہ اعظم
کاوشؔ خستہ تن و عاصی پر
لطف ہر آن فقیہہ اعظم

پیش کردہ پروفیسر فیاض احمد خاں کاوشؔ،
شاہ عبداللطیف گورنمنٹ کالج، میرپور خاص (سندھ)

Marfat.com

منقبت

حضور شیخ الاسلام حضرت مفتی اعظم الحاج شاہ محمد مظہر اللہ
نقشبندی مجددی علیہ الرحمہ

کیا تم کو بتائیں ہم، کیا کیا نظر آتا ہے
ہر سمت مجدد کا جلوا نظر آتا ہے

کیا خوب ہیں الفت کے انداز مسیحائی
مرنا غمِ جاناں میں، جینا نظر آتا ہے

دہلی میں فتح پوری مسجد ہے وہ سرچشمہ
دریا جہاں رحمت کا بہتا نظر آتا ہے

اللہ رکھے قائم اس نقش کفِ پا کو
روشن مری منزل کا جادا نظر آتا ہے

ہر بزم نشیں ان کا محبوب ہوا سب کا
اعجاز محبت کا جلوا نظر آتا ہے

Marfat.com

بکھرائے ہیں جو ہر سو ، انوار شریعت کے
ہر سمت طریقت کا رستا نظر آتا ہے

آنکھوں میں سمائے ہیں جلوے رخِ مظہر کے
وہ سامنے بیٹھے ہیں ، ایسا نظر آتا ہے

سب جمع ہیں فارقی ، پُر نور ہے یہ محفل
تشریف وہ لائے ہیں ، ایسا نظر آتا ہے

اک عالم دوراں کی محفل کا ہے یہ عالم
جذبات کا اک دریا اُمڈا نظر آتا ہے

کاوش کو ملے جنت ، چوکھٹ پہ جو دم نکلے
جاں دے کے بھی یہ سودا سستا نظر آتا ہے

پیش کردہ پروفیسر فیاض احمد خاں کاوش

Marfat.com

منقبت

خسروِ ملکِ فضیلت ، مفتیِ ہندوستاں
خضرِ راہِ علم و عرفاں، رہنمائے عارفاں

حضرتِ مسعود کی تھے جو مقدس یادگار
فخرِ ملت ، فخرِ دیں ، سرمایۂ اہلِ جہاں

نائبِ شیخِ مجدِد ، وارثِ علمِ نبی
وہ امامِ اہلِ سنت ، شیخِ کُل ، قطبِ زماں

واقفِ علمِ شریعت ، عارفِ رازِ خفی
تھے علومِ معرفت کے ایک بحرِ بے کراں

خوش خیال و خوش خصال و خوش متعال و خوش جمال
مصطفیٰ کا عشق ہی تھا آپ کی روحِ رواں

دشمنانِ مصطفیٰ سے وہ کنارہ کش رہے
دینِ برحق کے اِدھر ہر دم رہے وہ پاسباں

Marfat.com

ترجمانِ اہلِ سنت کون ہے اُن کی طرح
دورِ حاضر میں یقیناً آپ تھے حق کا نشاں

اس قدر مقبولیت پائی مِرے سرکار نے
دوست اور دشمن ہیں سب تعریف میں رطب اللساں

آپ کے ہاتھوں پہ توبہ کفر لاکھوں نے کی
ناریوں کو کر دکھایا عازمِ سوئے جناں

فتنۂ گاندھی ہو یا تحریک شُدھی سنگھٹن
ان پہ گرتے ہی رہے وہ صورتِ برقِ تپاں

پائے استقلالِ حضرت میں نہ لغزش آسکی
سخت سے بھی سخت تر آتے رہے پیش امتحاں

وقتِ آزادی ہوا بھارت میں جب خونی فساد
آپ اُس دَم عزم کا ثابت ہوئے کوہِ گراں

تھے مئے طیبہ پلاتے نقشبندی جام سے
شیخ سرہندی کے میخانے میں مثلِ خواجگاں

Marfat.com

یا الٰہی وہ غلامِ مظہر اللہ کر مجھے
مرشد برحق رہے ہر وقت مجھ پر مہرباں

قافلہ تو سوئے منزل جارہا ہے دم بدم
وائے اخترؔ ہے نہاں ہم سے امیر کارواں
۱ ۹ ۶ ۶ ۶

اختر شاہجہاں پوری مظہری، سی۔بی۔اسکول نمبر ۲، صدر بازار

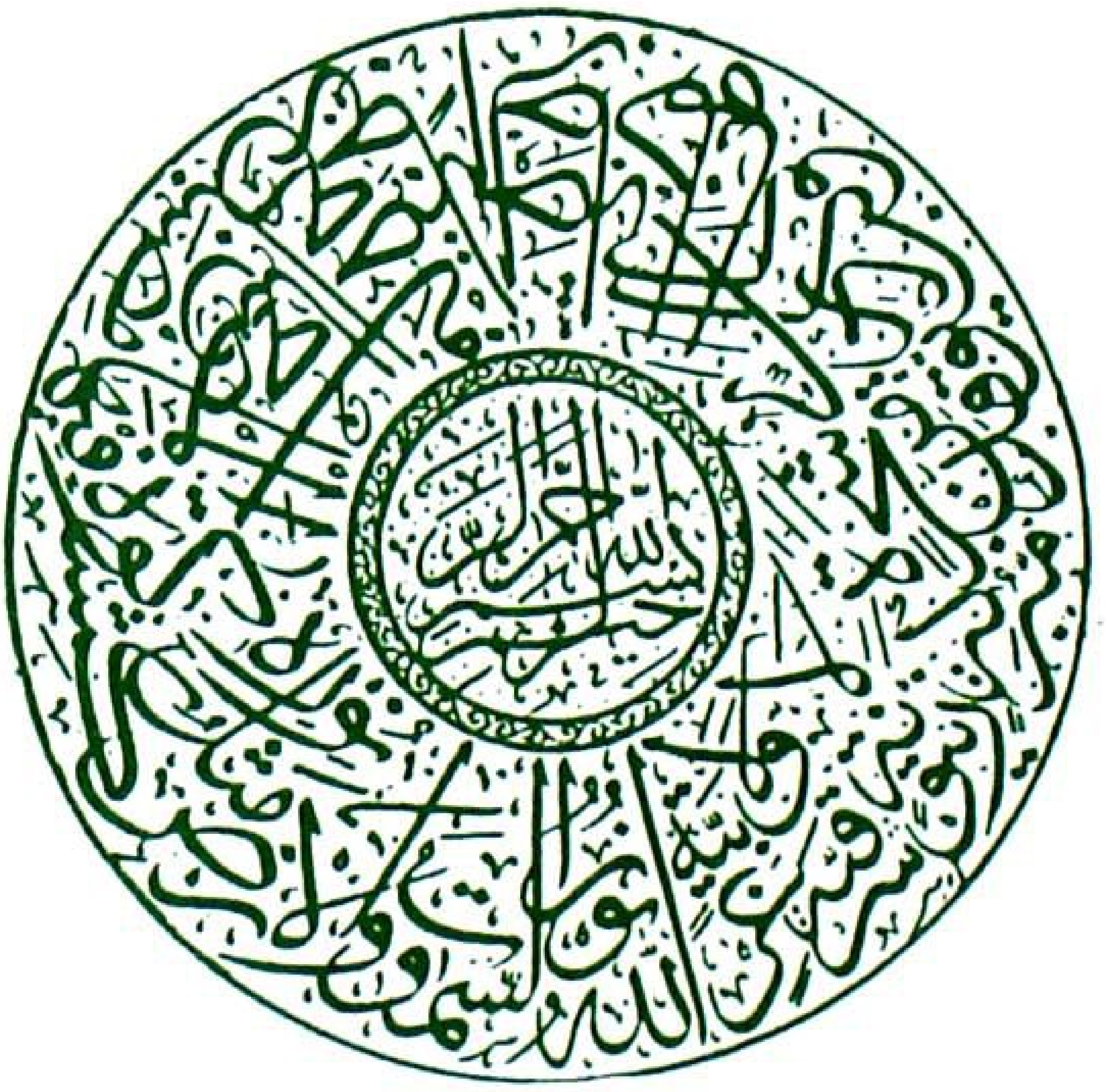

Marfat.com

منقبت

فضاؤں میں درختوں میں زمین و آسمانوں میں
جدھر دیکھا اُدھر بس مرشد کامل نظر آئے

حقیقت میں خدا کی معرفت کا وہ خزینہ ہیں
شریعت کے طریقت کے وہی پیکر نظر آئے

محبت کے قرینے کا سبق سب ان سے سیکھا ہے
محبت کے سمندر میں وہی ہر سو نظر آئے

میری آنکھوں میں رقصاں ہے انہی کا جلوۂ تاباں
وہی نورِ خدا کے نور کے پرتو نظر آئے

امام باصفا وہ ہیں امامِ باشرع وہ ہیں
چراغِ بُرجِ اِفتاء کے وہی مفتی نظر آئے

Marfat.com

چراغِ زندگی وہ ہیں ، مرادِ زندگی وہ ہیں
میری بخشش کا سامان اور میری منزل نظر آئے

یہ اُن کی نسبتِ کامل کا ہے، اعجاز اے اقبال
لئے ہاتھوں میں دامانِ محمد ہم نظر آئے

پیش کردہ جاوید اقبال مظہری
۸ شعبان المعظم ۱۴۱۹ھ / ۳۰ نومبر ۱۹۹۸ء

سجع

کلامِ حق ہے فرمان محمد زہے شان خدا شان محمد
یہی کہتے ہیں مل کر سب حق آگاہ یقیناً ہیں 'محمد' مظہر اللہ

پیش کردہ عزیز الملک مولانا محمد یوسف سلیمانی، کراچی ---۱۹۶۱ء

Marfat.com

منقبت

در مدح اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، واقف اسرار طریقت و شریعت،
مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ،
خطیب شاہی مسجد جامع فتح پوری، دہلی۔

گزاری عمر اپنی تم نے ساری فتح پوری میں
بنی تربت بھی بالآخر تمہاری فتح پوری میں

ملے وہ چودہ شعبان المعظم، پیر کو حق سے
محمد مظہر اللہ، جاں ہماری فتح پوری میں

اجالا ہند و پاکستان میں ہے علم کا جس کے
وہ شمع بجھ گئی، افسوس، پیاری فتح پوری میں

پیئو اے بادۂ عرفاں کے متوالے یہاں آکر
جو چشمہ پہلے تھا، اب بھی ہے جاری فتح پوری میں

Marfat.com

وہ جس کو چاہیئے عرفاں کی دولت لینے کو آئے
مزار مظہر اللہ پر بھکاری فتح پوری میں

جدا مسجد فتح پوری سے ہوں یہ کب گوارا تھا
گھڑی وہ امتحان کی سب گزاری فتح پوری میں

خدا کا قرب حاصل ہو گیا عشق محمد سے
انہوں نے آخرت اپنی سنواری فتح پوری میں

مرے مرشد کے مرقد پر ہو بارش نور کی گلزار
چلے ہر وقت ہی بادِ بہاری فتح پوری میں

پیش کردہ گلزار مظہری

کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ

Marfat.com

قطعات تاریخ وصال

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنت، مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ قدس سرہ العزیز، خطیب شاہی مسجد جامع فتح پوری، دہلی

تب خنک نفساں، تاب ناتواناں بین
بہ پائے خاک نشینے، جبین دوراں بین

زنور الفت حسنے کہ مظہر اللہ است
بہر کجا کہ بخواہی، جمال جاناں بین

توئی سکوں گہِ دل اے عروس کلبۂ گل
نقابِ چہرہ کشا، سوئے دل فروشاں بین

تو نازنین جہانی، جہاں بتو نازاں
بگرد خویش ہجوم نیاز کیشاں بین

بسیزدہ صد و ہشتادو شش سن ہجری
دو شنبہ از پس عصر دو ہفت شعباں بین

Marfat.com

کہ آفتاب درخشان علم و فضل نہفت
جہاں سیاہ شد اے دل کنج ہجراں بین

نسیم صبح خیالش ، انیس شام غم است
قمر بسوز و دریں آتش آب حیواں بین

آصف جاہ قمر دہلوی

جناب قمر دہلوی نے اس مصرع سے مادہ تاریخ وفات نکالا ہے :-

تاریخ وصال امام اہلِ سنت
۱۹۶۶ء

جناب ابوالکمال احمد شمسی کاظمی طہرانی نے یہ قطعہ تاریخ کہا ہے :-

روحش بجناں تمام راحت بادا
فرش بہ جہاں شان کرامت بادا
تاریخ وصال مظہر اللہ محسن
ہاتف گفتہ غریق رحمت بادا
۱۹۶۶ء

Marfat.com

قطعہ

پیر طریقت، آقائی، مرشدی حضرت مولانا مفتی محمد مظہر اللہ شاہ نقشبندی دہلوی نور اللہ مرقدہ۔

مظہر اللہ شاہ رخصت ہو گئے — گُل، چراغ بزم عرفان ہو گیا
چل بسی خاکی جسد سے روح پاک — بس کہ شیرازہ پریشاں ہو گیا
جلتے جلتے شمع ہستی بجھ گئی — یک بیک فانوس عریاں ہو گیا
چودھویں شعبان کو یہ ماہتاب — شام کے دامن میں پنہاں ہو گیا
سانحے کی جس گھڑی آئی خبر — روئیں آنکھیں دل پریشاں ہو گیا
اشک بن کر بہہ رہا ہے خون دل — اور اک اک اشک طوفان ہو گیا
سوز و غم سے دل میں لو اٹھنے لگی — داغ دل شمع فروزاں ہو گیا
صرف دلی تک نہیں محدود غم — جابجا ماتم کا سامان ہو گیا
چھا گئی گل زار ہستی پر خزاں — چاک ہر گل کا گریباں ہو گیا
آہ یہ پیر طریقت کی وفات — ذرّہ ذرّہ آج گریاں ہو گیا
حشر کی تمہید ہے مومن کی موت — لمحہ لمحہ حشر ساماں ہو گیا
نقشبندی گل کدے کا یہ گلاب — زینت گل زار رضواں ہو گیا

اے قریشی تم کہو یہ تاریخ غم
زندہ دل خلوت میں پنہاں ہو گیا

Marfat.com

بعض اخبارات و رسائل نے حضرت مرحوم کے سانحہ ارتحال پر معتقدین نے جو اشعار کہے تھے، جن میں تاریخیں بھی ہیں، چند اشعار یہاں پیش کئے جاتے ہیں :-

اخبار انجام (کراچی) یکم دسمبر ۱۹۶۶ء، ص، ۷، کالم ۷، ۸

مفتی مظہر اللہ — حافظ غازی آبادی

مظہر اللہ ہو گئے رخصت مفتئی ہند نقشبند زماں
یادگار زمانہ تھے یہ لوگ عصر حاضر میں اب جواب کہاں

پندرہ روزہ غریب نواز (دہلی) ۱۵ دسمبر ۱۹۶۶ء، ص-۱

اظہار غم — از قیصر نظامی

آہ قیصر بجھ گیا کیسا چراغ انجمن
گلشن علم و عمل کا پاسبان جاتا رہا

رسالہ نوری کرن (بریلی)، فروری ۱۹۶۶ء، ص-۷

حضرت مولانا مفتی محمد مظہر اللہ شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ

کام جو سونپا تھا حق نے آپ کو پورا اس کو جب کہ حضرت کر گئے
جانب جنت رواں الطاف پھر مظہر اللہ بزم دنیا سے ہو گئے

۱۳۸۶ھ

الطاف انصاری سلطان پوری

Marfat.com

مظہر اللہ شاہ رخصت ہوگئے دار فانی سے سوئے باغ نعیم
یہ دعا ہے رحمتیں نازل کرے مظہر اللہ شاہ پہ رب کریم!

۶۶ ھ ۱۹

الطاف انصاری سلطان پوری

پیام مشرق (دہلی) ۱۴ دسمبر ۱۹۶۶ء، ص-۲۵

اٹھ گیا کون بزم دنیا سے یوں جو ہر شخص غم بدوش ہے آج
دم سے روشن تھی جس کے رہ سلوک اے قمر "شمع وہ خموش ہے آج"

۸۶ ھ ۱۳

مظہر علم وہ فقیہہ عصر آہ دنیا سے ہوگیا روپوش
لکھ قمر عیسوی میں سال وصال "ہائے شمع تصوف اب ہے خموش"

۶۶ ء ۱۹

Marfat.com

نذرِ عقیدت
بحضور حضرت مسعودِ ملت

حضرت مسعودِ ملت، افتخارِ سُنّیت
پیکرِ حُسنِ عمل، سرمایہ روحانیت

شخصیّت ہے آپ کی علمِ طریقت کی کتاب
آپ ہیں گویا دبستانِ شریعت کا نصاب

آپ ہیں علم معرفت کے وہ بحر بیکراں
آپ سے ہے نقشبندی فیض کا دریا رواں

آپ کا سایہ مریدوں پر ہے گویا سائباں
آپ کی محفل میں ہوتا ہے بہاروں کا سماں

آپ ہیں اسرارِ علمِ معرفت کے رازدار
آپ کے طرزِ طریقت کا شریعت پر مدار

Marfat.com

آپ کی تلقین ہے اک جادہ منزل نشاں
آپ کی تبلیغ ہے اک دفترِ حُسنِ بیاں

بارشِ نُورانیت ہم پر یونہی دائم رہے
آپ کی شفقت، محبت تاابد قائم رہے

شیخ احمد کے گلستان کے گُلِ تر آپ ہیں
کاوشِ خستہ کو غم کیا، بندہ پرور آپ ہیں

پروفیسر فیاض احمد کاوش

Marfat.com

نذرِ عقیدت

بحضور پروفیسر ڈاکٹر محمدؔ مسعود احمد مدظلہ'

آفتابِ علم و حکمت حضرتِ مسعود ہیں
مصدرِ فہم و فراست حضرتِ مسعود ہیں

گوہرِ کانِ فصاحت حضرتِ مسعود ہیں
حاصلِ گنجِ بلاغت حضرتِ مسعود ہیں

رازدارِ حسنِ فطرت حضرتِ مسعود ہیں
مظہرِ روحِ ثقافت حضرتِ مسعود ہیں

وہ مُعلّم! وہ اتالیقِ معظم' ارجمند
پیکرِ الطاف و شفقت حضرتِ مسعود ہیں

آپ ہیں خلق و مروّت میں فقط اپنی مثال
مستیِ صہبائے اُلفت حضرتِ مسعود ہیں

Marfat.com

حضرتِ احمد رضا خان سے ارادت کے سبب
دین و ایماں کی حرارت حضرتِ مسعود ہیں

ہیں گلستانِ ادب کی اِک بہارِ بے خزاں
فکروفن کی شان و شوکت حضرتِ مسعود ہیں

دیدروئے مصطفےٰ کی آپ کے دل میں تڑپ
عاشقِ شمعِ رسالت حضرتِ مسعود ہیں

علم کے موتی لٹاتے ہیں سدا مہجورؔ آپ
صاحبِ لطف و عنایت حضرتِ مسعود ہیں

سپاس گذار
سیّد عارف محمود مہجورؔ رضوی
علی پورہ روڈ- گجرات (پنجاب)

Marfat.com

منقبت مسعودِ ملت

آرہا ہے لبِ خامہ پہ بیانِ مسعود
دل ہوا آج مرا مائل شانِ مسعود

عظمتِ دین بنی شوکتِ تاریخ سلف
ہے وسیع اور گراں مایہ جہانِ مسعود

ریت کے ڈھیر سے چن چن کے نکالے موتی
بنی "تاریخ رضا" گوہر کانِ مسعود

جب بھی تاریخِ رضا لکھنے کو اٹھے گا کوئی
راہ دکھلائے گا ہر اک کو نشانِ مسعود

مفتیٔ اعظم دہلی کا مُبارک فرزند
برگزیدہ ہو جہاں میں تری جان مسعود

تو نے صیقل کیا آئینہ رضویت کو
شک شکن، ریب ربا تیرا بیانِ مسعود

کاش ملت کے جوانوں کا بنے سنگِ میل
بدرؔ عمل گاہ میں ہر نقش و نشانِ مسعود

علامہ بدر القادری، ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی، ھیگ، ہالینڈ ۲۹ جون ۱۹۹۳ء

Marfat.com

منقبت

حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب

سراپا محبت' سراپا چاہت
مسعود ملت' مسعود ملت

امراء و غرباء سبھی ان کے در پر
برابر کی پائیں توجہ و الفت

مظفر ہوا عشق میں سب سے بڑھ کر
اٹھی جس طرف ان کی نظر عنایت

معجز بیانی و معجز نگاری
نہ ہے کوئی ثانی' کہے یہ بلاغت

خامشی بھی جن کی تقریر سے بڑھ کر
مسعود نام' صفت حق و صداقت

Marfat.com

ہو ابروئے خم پہ جاروب قرباں
تبسم لبوں کا ہے دل کی طمانیت

یہی چشم پرآب کی ہے دعا
حضور پائیں دونوں جہانوں میں راحت

پیش کردہ : فاطمہ مسعودی، لاہور

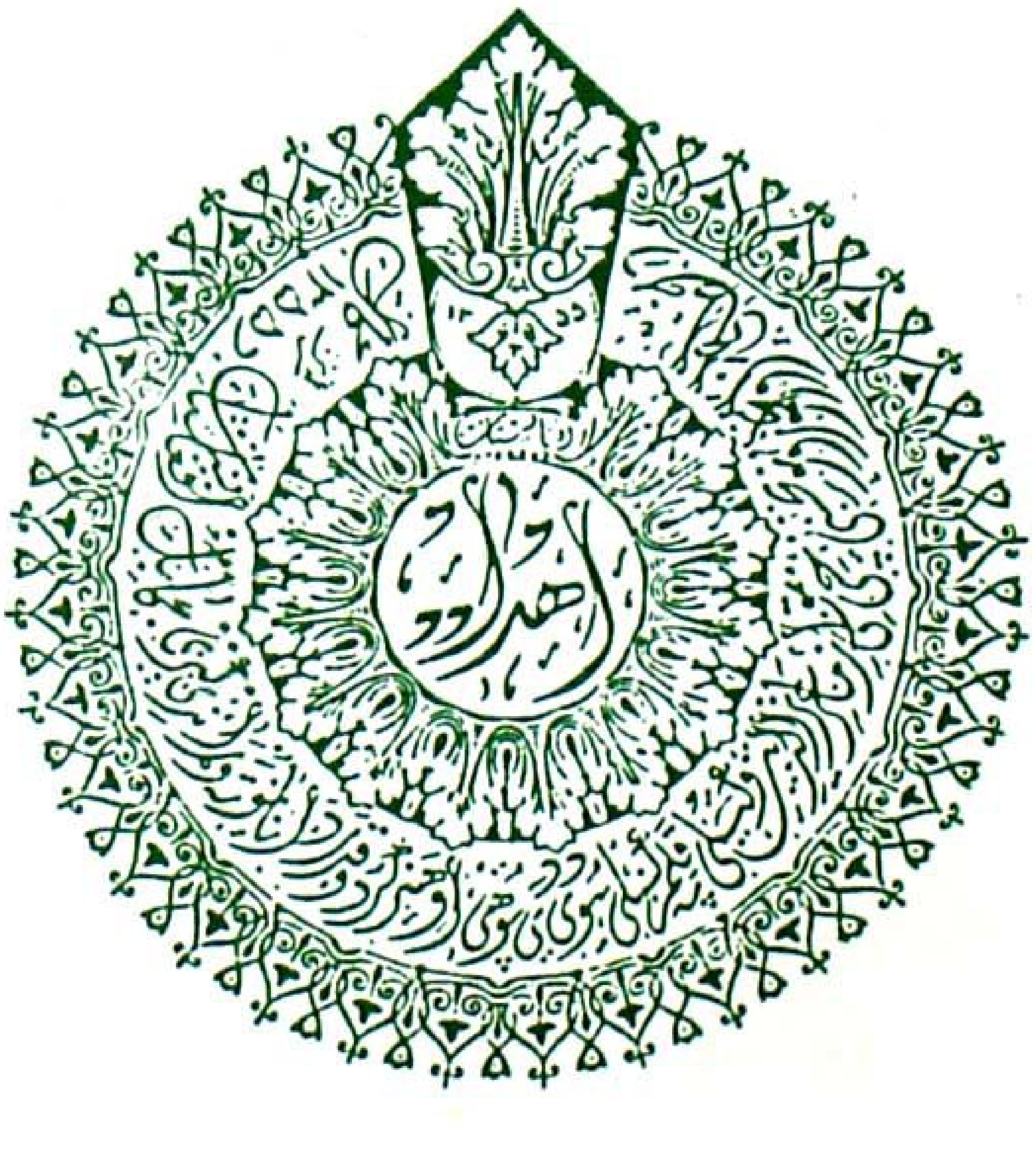

Marfat.com

محمد مسرور احمد کا گلفشاں سہرا

۱۹ ھ ۱۴

مجبی مخلص کرم فرما

۱۹ ھ ۱۴

محبّ مجلن مسعود زمن خوش تر نواز

۱۹ ء ۹۸

ہدیہ سلام مسنون

یہ آپ ہی کی برکت و عنایت اور توجہ بے غایت ہے
کہ شادی خانہ آبادی بلطف الٰہی مبارک کی یادگار تقریب میں
مسرور احمد کا گلفشاں سہرا حاضر کر رہا ہوں قبول فرمایئے

کیوں نہ مسرور[1] کا ہو ہر طرح خوش تر سہرا
ہے جدواب[2] کے یہ فیضان کا مظہر سہرا

ابن مسعود[3] کے سر ہے وہ منور سہرا
چاند سورج سے نظر آتا ہے بڑھ کر سہرا

وہ سجا ہے میرے نوشاہ کے سر پر سہرا
میری آنکھوں میں ہے فردوس کا منظر سہرا

کتنا چمکا ہے ترا دیکھ مقدر سہرا
ہاتھ میں ہیں لئے ہمشیرہ و مادر سہرا

Marfat.com

چشم بدور اللہ سلامت رکھے!
تیری خاطر یہ دعا کرتا ہے گھر بھر سارا

جس کو دیکھو وہی مسرور نظر آتا ہے
جشنِ مسرور میں ہے خلد کا منظر سہرا

دیکھنے والوں کا عالم ہے یہ اللہ اللہ!
روبرو دیکھ رہا ہے کوئی چھپ کر سہرا

سعدیہ کوکب و ثروت نے بلائیں لے لیں
تجھ پہ ہوتا ہے ہر اک آج نچھاور سہرا

دل کشی تجھ میں کہیں اور کہیں اور رعنائی ہے
لے کر آیا ہے یہاں قند مکرر سہرا

پھوپھا پھوپھی کی دعاؤں کا ہو تجھ پر سایہ
تیرا ابوالخیر[۴] و مکرم[۵] رہے یاور سہرا

اپنے احباب کو کرتا ہے جھک جھک کر سلام
اپنے ماحول کو کرتا ہے معطر سہرا

Marfat.com

باغ سرہندی سے، دہلی کی فتح پوری سے
آرہا ہے یہ کہاں سے ترا بن کر سہرا؟

عبد ایزد - خوش تر

۹۸ء

علامہ محمد ابراہیم خوش تر صدیقی، بانی و سرپرست سنی رضوی سوسائٹی
انٹر نیشنل، پورٹ لوئیس، ماریشس)

محررہ ۲ ربیع الاوّل ۱۴۱۹ھ / ۲۷ جون ۱۹۹۸ء

۱- محمد مسرور احمد نبیرۂ مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ

۲- مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ

۳- پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

۴- ڈاکٹر ابوالخیر مفتی محمد زبیر

۵- ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد

Marfat.com

تاریخ وفات

حضرت مولانا حافظ ، قاری مفتی محمد مظفر احمد صاحب علیہ الرحمہ ۱۳۹۱ھ
(فرزند اکبر حضرت مفتی اعظم)

قطعہ تاریخ

نتیجہ فکر حضرت سید شریف احمد شرافت نوشاہی سجادہ نشین سائیں پال شریف (ضلع گجرات)

زہے ذات والا آں شاہِ دیں | محمد مظفر سعادت قرین
که در علم تفسیر و فقہ و حدیث | با قران خودبود مرد فطین
خطیب و مقرر فصیح البیان | بفتح پوری عمدہ قارئین
بفتوائے او اہل حق را فروغ | بشرع بنی زیدہ مومنین
ز تبلیغ و جہد متن ہزاروں سہود | شدہ در خیل زمرۂ مسلمین
چو بر درشت دل از سرائے فنا | بدر الجناں روحِ او شد مسکین
شرافت رُسال و صالش یگفت | ولی ولدیت خلا برین

۹۱ ۱۳ ھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

''اِنَّ رَحمَتَ اللّٰہِ قَرِیب مِّنَ المُحسِنِین''(١٤١٦ھ)

قطعہ تاریخِ وصال

''معزِ زماں ماہِ درخشاں'' (١٤١٦ھ)

صاحبِ عرفاں ڈاکٹر محمد سعید احمد'' (١٤١٦ھ)

(فرزند اصغر حضرت مفتی اعظم)

دریغا آں امام عارفاں شُد سعید احمد وقار خاندان شُد
بہر سو نالہء وآہ و فغاں گشت انیس و غم گسار دوستاں شُد
خوشا سیرت کہ محبوبِ جہاں بود بعلم و فضل یکتائے زماں شُد
دِلش روشن بداز انوارِ عرفاں فدائے حسنِ شاہِ مرسلاں شُد
گرامی والدش بُد مظہر اللہ امین سطوت اسلامیاں شُد
تعلق داشتے بابو الحسن زید کہ سیرش تابہ حدِّ لامکاں شُد
بہ رمضاں بست رختِ زندگانی زدنیا در نعیم جاوداں شُد
خدا رحمت کند برمرقداو مکانش در جوارِ قدسیاں شُد
خلائے شُد پرش گشتن محال است تلافی گشت مشکل آں زیاں شُد
مجیب احمد زہے فردِ یگانہ بملک ہنداور ایک نشان شُد
سن ترحیل او فیضؔ الامین گفت
''بفردوسِ بریں شمسِ زماں شُد''

Marfat.com

دیگر

زیدۂ کاملاں آں محمد سعید ناگہاں شُد ز دنیا بجنت رسید
سالِ ترحیل او گفت فیض الامین "نیک عادات ڈکٹر محمد سعید"

صاحبزادہ فیض الامین فاروقی - مونیاں شریف ضلع گجرات 'پوسٹ کوڈ نمبر ۵.۲۰۱

صاحب فیض آفتاب نقشبندیہ

ڈاکٹر سعید احمد

افسوس چھپی اہل زمانہ کی نظر سے
وہ روشنیٔ شمعِ شبستانِ سعادت

طارق نے سنِ وصل کہا اس کا ادب سے
"مسعود شمیم وردِ خیابانِ سعادت"
۱۴۰۹

پیش کردہ :- طارق سلطان پوری

Marfat.com

اختتامیہ

حضرت مفتی اعظم کی مدح میں اکثر شعراء نے مناقب و قصائد تحریر کیے ہیں صاحب تذکرہ مظہر و مسعود حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب فرماتے ہیں کہ ابتدائی دور کے قصائد میں صرف عبداللہ محمد شریف مکی کا عربی قصیدہ دستیاب ہو سکا جو انہوں نے ۱۹۳۹ء میں پیش کیا تھا۔ ۱۹۴۵ء میں جب حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ زیارت حرمین شریفین سے واپس تشریف لائے تو اس وقت بکثرت اہلِ محبت نے منقبتیں پیش کیں جو محفوظ نہ رہ سکیں۔ تاہم ۱۹۶۱ء میں جب حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ پہلی بار پاکستان تشریف لائے تو اس موقع پر اکثر معتقد شعراء نے منقبتیں پیش کیں جو محفوظ رہ گئیں اسی طرح حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد جو منقبتیں یا قطعات تاریخ وصال لکھے گئے یا شائع ہوئے وہ محفوظ کر لئے گئے، چنانچہ صاحب تذکرۂ مظہر مسعود نے ان مناقب کو مرتب فرما کر اپنی تالیف لطیف تذکرۂ مظہر مسعود کی زینت بنایا۔ تذکرۂ مظہر مسعود چونکہ ضخیم ہے اور اس وقت دستیاب نہیں ہے اس لئے ان مبارک مناقب کو مع اضافات ''مناقب مظہری'' کے نام سے الگ کتابی صورت میں شائع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے جس کی اجازت حضرت مسعودِ ملت نے مرحمت فرمائی،

Marfat.com

الحمد للہ حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کے تمام صاحبزادگان علومِ ظاہری و باطنی سے آراستہ اور عارف و عالم تھے ایک صاحبزادہ حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں اور سلسلہ عالیہ کی ترویج و اشاعت میں مصروف ہیں صاحبزادگان کی مدح میں جو منقبتیں اور قطعات معلوم ہو سکے ہیں وہ بھی اس کتاب کے آخر میں شامل کئے جا رہے ہیں۔

ان مناقب کو شائع کرنے کا اعزاز ادارہ مسعودیہ کراچی (پاکستان) کو حاصل ہو رہا ہے' ادارہ مسعودیہ اس سے پہلے حضرت مسعودِ ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کی بکثرت تصانیف اور تالیفات کی اشاعت کر چکا ہے جس میں بین الاقوامی سلسلہ کی متعدد کتابیں بھی شامل ہیں' ادارہ مسعودیہ قابل مبارکباد ہے کہ جس نے حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کے مناقب شائع کرنے کا اہتمام کیا' مولائے کریم ادارہ مسعودیہ کے تمام منتظمین اور معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس حُسن عمل کو اپنی بارگاہ میں شرفِ مقبولیت عطا فرمائے آمین ثمہ آمین۔

بجاہ سید المرسلین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

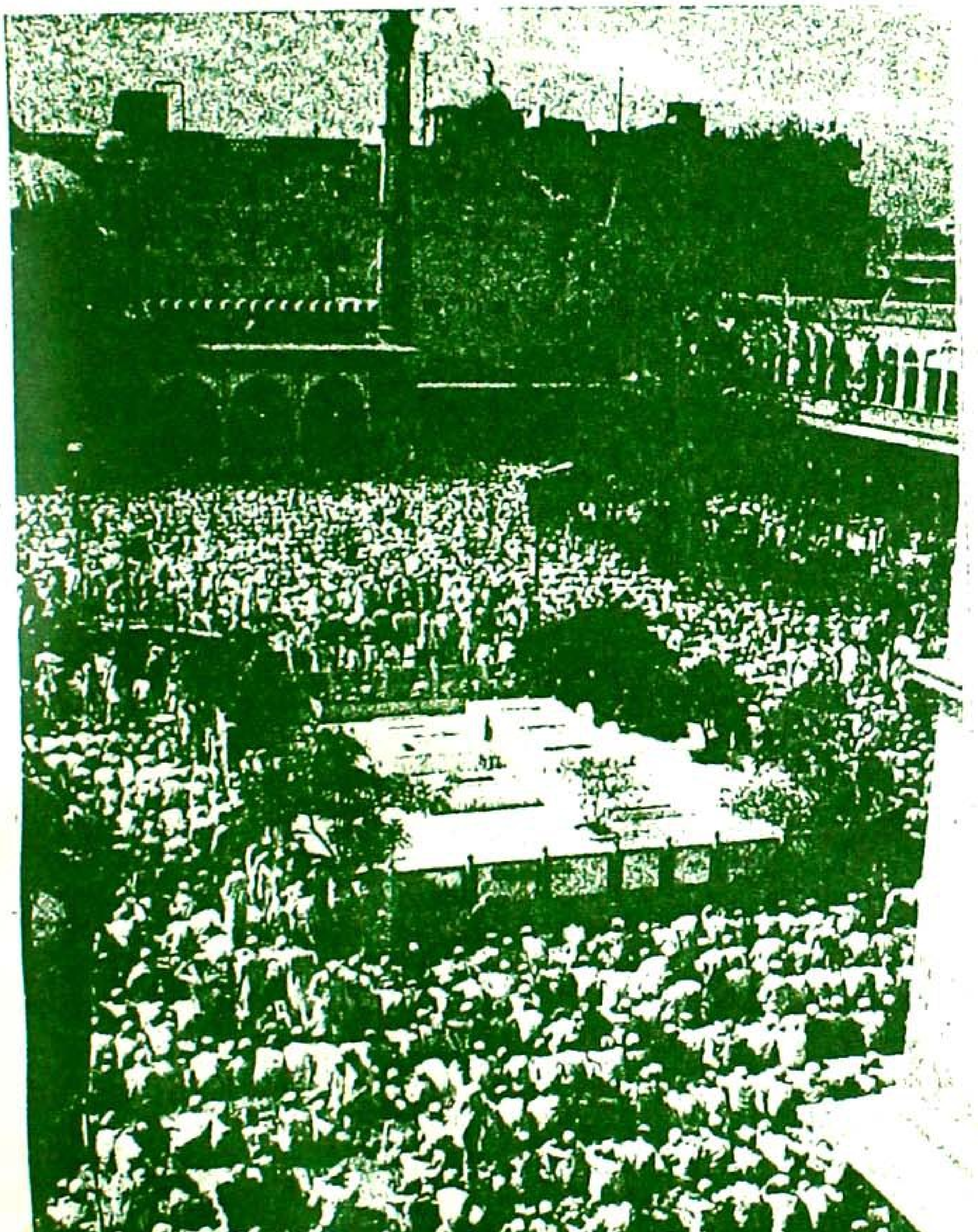

مزارِ مبارک حضرت مفتئ اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com